

دل یا دماغ میں نہ لگے، انسان کو لڑنے سے فوراً معطل نہیں کر سکتی۔ بسا اوقات جدید باریک کلاہ کی گولیاں فمِ معدہ میں ایک جانب سے دوسری جانب بلا تکلف شکم سے پشت کی طرف نکل جاتی ہیں اور سوائے خارجی خفیف زخموں کے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ غشائے معدہ کے سوراخ فوراً خود بخود مندمل ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑوں میں، جگر میں گولیاں بعض مرتبہ محسوس بھی نہیں ہوتی اور قریب قریب جزوِ بدن ہو جاتی ہیں، لیکن پاؤں پر گولی کا لگنا غضب ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ مرزا غالب نے میدانِ عشق میں بے بس ہو جانے کی کیا مثال دی ہے! ہم عشق کے میدانِ جنگ میں پہنچے اور مردانگی سے لڑتے کا فیصلہ کر لیا۔ مصیبت یہ پیش آئی کہ سب سے پہلے پاؤں زخمی ہو گئے۔ اب نہ بھاگنے کی طاقت ہے کہ میدان سے نکل جائیں اور نہ جم کر لڑنے کی قوت ہے۔ ظاہر ہے پاؤں کے زخموں نے اتنا بے بس کر دیا کہ شاید سر اور سینے کے زخموں کا بھی یہ اثر نہ ہوتا۔

یہ مضمون بھی ایک اور شعر میں باندھا ہے !

زخمی ہوا ہے پاشنہ پائے ثبات کا

نے بھاگنے کی گوں، نہ اقامت کی تاب ہے

۸۔ لغات : مدعی : رقیب، غیر، جو عاشق کے مقابلے پر محبت

کا دعویدار ہوتا ہے۔

شرح : اے غالب ! قیامت ہے کہ ہمارا محبوب، جسے ہم،

خدانا ترس ہونے کی بنا پر کافر کہتے ہیں، غیر کا ہم سفر ہو جائے، حالانکہ ہمیں

یہ بھی منظور نہیں، اسے رخصت کرتے وقت "خدا کے حوالے" کہیں۔